عدت کے دوران خوشبودار صابن یا شیمپو استعمال کرنا

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 57

تاریخ اجراء: 17ذوالحجۃالحرام1442ھ/28جولائی2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ بیوہ کے لیے عدت کے دوران خوشبو والا شیمپو یا صابن استعمال کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوہ کے لیے دورانِ عدت شیمپو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے،خواہ وہ خوشبو والا ہو یا بغیر خوشبو کے۔خوشبو والا تو اس لیے منع ہے کہ خوشبو کا استعمال زینت میں شمار ہوتا ہے،جبکہ بیوہ کے لیے کسی بھی قسم کی زینت اختیار کرنا، ناجائز و گناہ ہے اور بغیر خوشبو والا شیمپو اس لیے منع ہے کہ وہ بالوں کی صفائی کے ساتھ اُنہیں چمکدار اور ملائم بھی کرتا ہے، جبکہ بیوہ کو دورانِ عدت بالوں کو نرم و ملائم اور چمکدار کرنے کے لیے کوئی چیز استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ یہ بھی زینت میں داخل ہے،ہاں اگر کوئی ایسا شیمپو ہو جو صرف میل دور کرنے یا جوئیں مارنے کا کام کرے اور چمک و ملائمت پیدا نہ کرے،اس کی اجازت ہے جیسے دیسی ٹوٹکوں سے بعض اوقات ایسے شیمپو بنائے جاتے ہیں۔

اور ایسا صابن جو خوشبودار ہو یا رنگت میں نکھار اور خوبصورتی پیدا کرتا ہو جیسا کہ مارکیٹ میں اس طرح کے صابن دستیاب ہیں کہ جو جلد کی صفائی کے ساتھ رنگت کو گورا بھی کرتے ہیں (جنہیں بیوٹی سوپ یا وائٹننگ سوپ (Beauty soap/whitening soap) کے نام سے جانا جاتا ہے)،ایسے صابن کا استعمال بھی ممنوع ہے، کیونکہ خوشبو والی یا رنگت کو خوبصورت بنانے والی کوئی چیز استعمال کرنا زینت میں داخل ہے، جس کی بیوہ کو اجازت نہیں ہے۔البتہ ایسا صابن کہ جو نہ تو خوشبودار ہو، نہ رنگت کو خوبصورت بنائے، بلکہ محض صفائی ستھرائی کا کام کرتا ہو، دورانِ عدت اسے استعمال کرنے کی اجازت ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

بیوہ کے لیے دورانِ سوگ خوشبو کا استعمال جائز نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''لا تحد امراۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تکتحل ولا تمس طیبا'' ترجمہ: عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، سوائے اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور (دورانِ عدت) رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سوائے عصب (نامی رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے (کیونکہ یہ رنگ زینت کے لیے استعمال نہیں ہوتا) اور وہ نہ سرمہ لگائے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔ (صحیح مسلم، ج 2، ص 1127، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تنویر الابصار مع رد المحتار میں ہے: ''تحد (تحدای وجوبا) مکلفۃ مسلمۃ ولو امۃ منکوحۃ اذا کانت معتدۃ بت او موت'' ترجمہ: مسلمان مکلّف عورت اگرچہ منکوحہ لونڈی ہو، جب طلاقِ بائن (یعنی تین طلاقوں والی یا ایک یا دو بائن طلاقوں والی) یا موت کی عدت والی ہو، تو اس پر سوگ کرنا واجب ہے۔ (تنویر الابصار، ج 5، ص 220 تا 221، مطبوعہ پشاور)

تبیین الحقائق میں ہے: ''الاحداد وھو ترک الزینۃ والطیب'' ترجمہ: سوگ زینت اور خوشبو کے استعمال کو ترک کر دینے کا نام ہے۔ (تبیین الحقائق، ج 3، ص 34، مطبوعہ ملتان)

جو چیز چہرے میں نکھار اور رنگت کو خوبصورت بنائے، دورانِ عدت اس کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ھذا یا ام سلمۃ؟ فقلت انما ھو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل وتنزعینہ بالنھار'' ترجمہ: جب حضرت ابو سلمہ فوت ہوئے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اپنے چہرے پر ایلوا لگا رکھا تھا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ایلوا ہے، جس میں خوشبو نہیں ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چہرے کو نکھارتا ہے، پس اسے نہ لگاؤ، مگر (ضرورتاً لگانا پڑے) تو رات کو لگاؤ اور دن کو اتار لو۔ (سنن ابی داؤد، ج 2، ص 292، الرقم 2305، مطبوعہ بیروت)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''یعنی عدت میں صرف خوشبو ہی ممنوع نہیں، بلکہ زینت بھی ممنوع ہے، ایلوا خوشبودار تو نہیں، مگر چہرے کا رنگ نکھار دیتا ہے، اسے رنگین بھی کر دیتا ہے، **لہٰذا زینت ہونے کی وجہ سے اس کا لیپ ممنوع ہے۔** اگر لیپ کی ضرورت ہی ہو، تو رات میں لگا لیا کرو۔'' (مرآۃ المناجیح، ج 5، ص 154، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

دورانِ عدت ایسی چیز استعمال کرنا بھی ممنوع ہے کہ جو بالوں کو نرم وملائم اور چمکدار بنائے۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ سوگ والی عورت کے لیے بغیر خوشبو والے تیل کے ممنوع ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "(قولہ کزیت خالص) ای من الطیب و کالشیرج والسمن وغیر ذلک، لانہ یلین الشعر فیکون زینۃ زیلعی، وبہ ظھران الممنوع استعمالہ علی وجہ یکون فیہ زینۃ، فلا تمنع من مسہ بید لعصر، او بیع او اکل" ترجمہ: مصنف کا قول خالص زیتون کا تیل لگانا منع ہے یعنی جو خوشبو سے خالص (پاک) ہو اور یہی حکم تل کے تیل اور گھی وغیرہ کا ہے، **کیونکہ یہ بالوں کو نرم کرتا ہے، لہٰذا یہ زینت میں آئے گا۔ اسی سے ظاہر ہو گیا کہ اس کا استعمال زینت کے طور پر کرنا ممنوع ہے**، پس اسے نچوڑنے، بیچنے اور کھانے کے لیے انہیں ہاتھ سے چھونا منع نہیں ہے۔ (رد المحتار، ج 5، ص 221 تا 222، مطبوعہ پشاور)

بنایہ شرح ہدایہ میں تیل استعمال کرنے کے ممنوع ہونے کی علت یہ بیان کی گئی: "لانہ یحسنہ و یزید فیہ بھجۃ" ترجمہ: کیونکہ تیل بالوں کو خوبصورت بناتا اور اس کی چمک میں اضافہ کرتا ہے۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، ج 5، ص 621، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net